DARYAFT: ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 15, Issue 01,(June 2023): DOI # https://doi.org/10.52015/daryaft.v15i01.339

لی فانگ دا

پی ایچ ڈی سکالر، ایشیائی اور افریقی زبان وادب،

صدر شعبہ اردو، گوانگ ڈونگ یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز، گوانگزو، چین

ڈاکٹر یو آن یوہانگ

صدر شعبہ اردو، بیجنگ فارن سٹڈیز یونیورسٹی، بیجنگ، چین

چین میں اردو تدریس کی روایت کا تجزیہ*

Li Fangda
Doctoral Candidate in Asian-African Language and litreature,
Head of Urdu Department, Guangdong University of Foreign Studies, Guangzhou, China

Dr. Yuan Yuhang
Head of Urdu Department, Beijing Foreign Studies University, Beijing, China

Review on the Teaching of Urdu in China*

ABSTRACT

Pakistan is China's traditional friendly neighbor. As the official language of Pakistan, it is very important for mutual cooperation to get to know each other's language and culture and to give importance to the development of the language along with the construction of the China-Pakistan Economic Corridor. New strategies should be presented to develop a new era so that the training is improved to serve better the construction of CPEC. In the recent years, the universities in China have been rapidly establishing Urdu language departments. In this research paper the situation of Urdu teaching in China is analyzed and the promotion of Urdu teaching and its nature is discussed. It is observed that the training of Urdu talents needs further development. To understand better the educational system and history of the country is also covered.

Keywords: *China, Pakistan, Talents of uncommonly used language, Urdu Language, Language Education, Urdu Department*

* یہ آرٹیکل چین کے قومی سماجی سائنس پروجیکٹ "پاکستانی زبان کی تحریک اور چین پاکستان اقتصادی راہداری پر اس کے اثرات پر ایک مطالعہ" (21CGJ029) کی بنیاد پر تحریر کیا گیا ہے۔

Received: 12th Feb, 2023 | Accepted: 1st June, 2023 | Available Online: 30th June, 2023

DARYAFT, Department of Urdu Language & Literature, NUML, Islamabad.
***This work** is licensed under a* Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

۱۹۵۱ء سے اب تک چین پاک دوستی بڑی بڑی آزمائشوں سے گزری ہے اس کے باوجود دونوں ملکوں کے مابین دوستانہ تعلقات ابھی تک قائم ودائم ہیں۔ باہمی تعاون کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ایک دوسرے کی زبان و ثقافت سے روشناس ہوا جائے اور چین پاک اقتصادی راہداری کی تعمیر کے ساتھ ساتھ زبان کے فروغ کو بھی اہمیت دی جائے۔ پچھلے چند سالوں میں چین کی مختلف جامعات میں شعبۂ اردو کے قیام اور اس زبان کی تدریس میں کافی تیزی آئی ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں چین میں تدریسِ اردو کی صورتحال کا تجزیہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں چین کی مختلف جامعات میں تدریسِ اردو کے فروغ اور اس کی نوعیت وصورتحال کا بھی احاطہ کیا جائے گا۔

۱۔چین میں تدریسِ اردو کی صورت حال

چین میں سب سے پہلا شعبۂ اردو ۱۹۶۴ء میں بیجنگ یونیورسٹی میں قائم ہوا۔اور اب تک صرف اسی یونیورسٹی میں اردو زبان و ادب میں ایم اے کے ساتھ ساتھ پی ایچ ڈی بھی کروائی جارہی ہے۔ بعد میں چین کے وزیرِ تعلیم کی تجویز پر پچھلے دس سالوں میں چین کی مختلف جامعات میں اردو زبان و ادب کے شعبہ جات قائم کیے گئے، جن کا مقصد اردو زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ پاک چین اقتصادی راہداری کا استحکام بھی ہے۔ اب تک ان کی تعداد دس سے زائد ہے۔ اگرچہ اردو کے ان شعبوں میں تدریسِ اردو کے معیار اور نصاب کی نوعیت میں کافی فرق ہے لیکن اس کے باوجود چین میں اردو زبان مسلسل ترقی کی جانب گامزن ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے دیکھیں تو بیشتر شعبۂ اردو چین کے مشرقی علاقے میں ہیں۔ پہلے پہل اردو بولنے والے اشخاص زیادہ تر سفارت خانے، میڈیا اور تدریسی اداروں میں کام کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ ایسے محکمے اور ادارے جنہیں اردو بولنے والے افراد کی ضرورت ہے، بیشتر بیجنگ اور مشرقی علاقے میں ہیں۔ لیکن چین پاک اقتصادی راہداری کے منصوبے کی مسلسل ترقی کے ساتھ ساتھ چین کے مغربی صوبوں میں بھی اردو بولنے والے باصلاحیت افراد کی طلب میں اضافہ ہو رہاہے۔ مثال کے طور پر چین پاکستان اقتصادی راہداری کی تعمیر میں صوبہ شن جانگ کو اہمیت حاصل ہے لیکن اس علاقے میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہیں اردو زبان آتی ہے۔ زیادہ تر لوگ انگریزی میں بات چیت کرتے ہیں، زبان کی اس رکاوٹ سے دونوں ملکوں کے مابین تعاون متاثر ہو رہاہے جو تنازعات کا باعث بن رہا ہے[۱]۔ اس حوالے سے چین میں اب کچھ منصوبہ بندی کی جارہی ہے جس کی وجہ سے ان تنازعات میں کمی آرہی ہے۔ صوبہ شن جانگ جیسے مغربی علاقے کو چین پاک اقتصادی راہداری کی تعمیر میں اہم حیثیت حاصل ہے، اسی لیے وہاں زیادہ سے زیادہ شعبہ اردو قائم ہوتے جارہے ہیں۔

تدریسِ اردو اب صرف زبان سیکھنے اور سکھانے تک محدود نہیں رہی بلکہ پاکستان کی صورت حال، معاشرہ اور ثقافت وغیرہ سے آگاہی بھی طالب علموں کے لیے ممکن بنائی جارہی ہے۔ طالب علموں کو اردو اور انگریزی دونوں

زبانیں پڑھنی چاہئیں۔ ان شعبوں کے کورس عام طور پر دو اقسام میں ہیں: ایک زبانی کورس ہے اور دوسرا ثقافتی کورس ہے۔ اس مقالے میں چین کی تینوں جامعات، بیجنگ یونیورسٹی، گوانگ ڈونگ یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز اور بیجنگ یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ بیجنگ یونیورسٹی میں خود پڑھنے اور بنیادی مطالعے کی قابلیت پر زیاہ توجہ دی جاتی ہے۔ زبانی کورس کے علاوہ طالب علموں کو زیادہ تر ادبی، ثقافتی، مذہبی وغیرہ کے کورسز کا انتخاب کرنا چاہیے۔ گوانگ ڈونگ یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز میں زبان کی مہارتیں سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ طالبِ علم اردو اور انگریزی دونوں زبانیں اچھی طرح سیکھ سکیں۔ اس لیے زیادہ تر انگریزی کورسز کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور زبان کے عملی معیار کو بہتر کرنے کے لیے زیادہ تر تراجم کرنے والے اداروں سے رابطے میں رہا جاتا ہے تاکہ طالب علم زبان کی مہارتوں کے ساتھ ساتھ ترجمے کا ہنر بھی سیکھ سکیں۔ یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز میں بھی بین الاقوامی طالب علموں کی ترتیب کی جاتی ہے۔ خاص طور پر چینی سفارتی ضرورت کے تحت پاکستان کی تاریخ، ثقافت اور سیاست کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔

شائع شدہ نصابی کتابوں کی تعداد اب تک بیس سے زائد ہیں، جو کئی اساتذہ کی مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔ یہ کتابیں مختلف زبانی معلومات اور مہارتیں سیکھنے کے لیے ہیں، جیسے بنیادی اردو، چینی سے اردو یا اردو سے چینی ترجمہ، اردو چینی لغت وغیرہ۔ لیکن عملی تدریس میں بھی کچھ نہ کچھ مسائل سامنے آتے رہتے ہیں۔ سب سے پہلے، کچھ کتابوں کی دوبارہ اشاعت کی فوری ضرورت ہے۔ خاص طور پر "بنیادی اردو" جو پانچ کتابیں ہیں، یہ چین میں واحد وسیع اور جامع کتابیں ہیں۔ سب یونیورسٹیوں میں یہ کتابیں استعمال کی جارہی ہیں۔ لیکن یہ بیس سال پہلے شائع ہوئی ہیں، ان میں کچھ قواعد اور الفاظ کا استعمال، موجودہ استعمال سے مختلف ہے۔ اور کچھ مضامین پرانے ہیں، جو معاشرتی ترقی کے معیارات اور ضروریات پوری نہیں کرسکتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ مضامین ناکافی ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ مضامین زیادہ تر ادب کے بارے میں ہیں، سیاست، کاروبار، معیشت، ٹیکنالوجی کے بارے میں بہت کم ہیں۔ اس لیے روزمرہ کی گفتگو کے دوران ابلاغ اور عملی ترجمے میں رکاوٹ پیش آرہی ہے۔ ان کے علاوہ ان کتابوں کے موضوعات کچھ نہ کچھ محدود ہیں، مثال کے طور پر اب چین میں اردو سننے کے لیے کوئی خصوصی کتاب نہیں، چنانچہ طالب علموں کو اردو سننے کے معیار کو بلند کرنے میں بڑی مشکل درپیش ہے۔

۲-چین میں اردو زبان کی تعلیم کے اہم مسائل

اگرچہ چند سالوں سے چین میں اردو کی تعلیم میں بہت تیزی آئی ہے، لیکن اس کے باوجود اردو سیکھنے والے افراد کو چند مسائل کا سامنا ہے۔ خاص طور پر چین پاک اقتصادی راہداری سے تدریسِ زبان کو نیا چیلنج پیش آیا ہے، جس کی وجہ سے اردو زبان کی تعلیم و تربیت میں بھی کچھ مسائل نکل کر سامنے آئے ہیں۔

سب سے پہلے پورے ملک میں شعبہ اردو کا قیام نامکمل ہے۔ ۲۰۱۵ء سے چین کے وزارت تعلیم نے شعبے کی تعمیر کا ذمہ صوبائی محکمہ کو دے دیا۔ چین پاک اقتصادی راہداری کی ترقی کے دوران، ملک بھر سے کئی یونیورسٹیوں نے درخواست پیش کی کہ وہ شعبہ اردو قائم کرنا چاہتی ہیں۔ اگرچہ اس حوالے سے ان کا عزم بلند ہے، لیکن چینی طالب علموں کے لیے اردو سیکھنا، بولنا اور پڑھانا اتنا آسان نہیں ہے۔ اردو سیکھنے کے لیے اگر کوئی طالبِ علم کسی یونیورسٹی میں داخلہ لینے کا خواہش مند ہو تو یونیورسٹی اُسے اس لحاظ سے مطمئن نہیں کر سکتی کہ وہاں طالب علموں کے لیے داخلے کے بعد کوئی مناسب استاد ہی موجود نہیں ہے۔ اس لیے اردو زبان سیکھنے کے لیے طالب علموں کو کسی دوسری یونیورسٹی میں بھیجنا پڑتا ہے جہاں زبان سیکھنے کا معیار اتنا اچھا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مجموعی تدبیر کی کمی کی وجہ سے بھی زبان سیکھنے والے افراد کی ترتیب متاثر ہوتی ہے۔ زبان سیکھنے والے افراد کو شعبۂ اردو یا استاد کے نہ ہونے کی وجہ سے، وقت پر داخلہ نہیں ملتا اور جس کمپنی میں اردو بولنے والے افراد کی ضرورت ہو وہاں وہ وقت پر نہیں پہنچ پاتے یا کمپنی میں ملازمت کی اہلیت کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی سال میں زیادہ گریجوایٹ سامنے آتے ہیں تو کسی سال میں کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ طالب علموں کی ملازمت اور کمپنی دونوں کو مشکلات معاشرے کے مطالبے کے مطابق وقت پر تبدیل نہیں کر سکتے، ہر یونیورسٹی کے طالب علموں کا اندراج الگ الگ ہے۔ اس لیے شاید کئی سال میں زیادہ گریجویٹ ہیں اور کئی سال میں کوئی نہیں، جس سے کمپنی میں طالب علموں کی ملازمت کے حصول اور کمپنی دونوں اطراف مشکلات پیش آتی ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اردو زبان کی ترتیب کا موجودہ نظام اور مقاصد واضح نہیں ہیں۔ جو چین پاک اقتصادی راہداری کے لیے زبان سیکھنے والے افراد کے لیے ضروری ہیں، اُنھیں نہ صرف اچھی طرح زبان استعمال کرنا آنا چاہیے، بلکہ معیشت، کاروبار، ٹیکنالوجی کے متعلقہ امور یا میدان میں معلومات بھی جاننا چاہئیں۔ اب چین کے شعبہ اردو میں زبان کے کورس کے سوا، بیشتر ثقافتی کورس ادب، مذہب یا تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حالانکہ کچھ جنوبی ایشیائی مطالعہ اور پاکستانی مطالعہ کورس بھی موجود ہیں، لیکن ان میں چین پاک اقتصادی تعاون، جنوبی ایشیائی بین الاقوامی تعلقات، چین پاک سفارتی تعلقات سے متعلق معلومات بہت کم ہیں۔ اگرچہ کئی یونیوسٹیوں میں بھی ایسا نظام ہے جس سے طالب علم زبان اور دوسرے مضامین ایک ہی وقت میں پڑھ سکتے ہیں جیسے معیشت اور قانون وغیرہ۔ ایسے کورس میں زیادہ تر مطالعے کے مجموعی طریقے اور نظریے پڑھائے جاتے ہیں۔ پاکستان کی معیشت، قانون اور سیاست کے خاص معاملے کم شامل ہیں۔ اس نظام کے تحت طالب علم متوقع مقاصد سے تھوڑی دور ہو رہے ہیں۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ شعبۂ اردو کے پوسٹ گریجویٹ کا نظام نامناسب ہے۔ حالیہ عرصے میں صرف بیجنگ یونیورسٹی میں مطالعۂ پاکستان اور جنوبی ایشیائی ادب و ثقافت کے میدان میں پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری موجو

ہے۔ اگرچہ شعبہ اردو کے طالب علم دوسرے مضامین بھی پڑھ سکتے ہیں، لیکن ماہر اساتذہ کی کمی سے ان کی توجہ مسلسل پاکستان سے دور ہو رہی ہے۔ دوسرا یہ کہ بیشتر یونیورسٹیوں میں شعبہ اردو کے استاد کا معیار اتنا بلند نہیں اس لیے ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری میں داخلہ ممکن نہیں۔ اس لیے یہ کلیدی مسئلہ ہے کہ کیسے تدریسِ اردو کے اساتذہ کا معیار بہتر بنایا جاسکتا ہے؟ اور اس کے ساتھ ساتھ پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم کا نظام بہتر کیا جاسکتا ہے؟

۳- جدید دور میں اردو کی تعلیم کے لیے حکمت عملی اور امکانات

مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لیے اس مقالے میں کچھ تجاویز ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں۔

سب سے پہلے پاکستان کی موجودہ حقیقی صورت حال کے مطابق کورس کو ترتیب دیا جائے۔ پاکستان ایک اکثیر القومیتی ملک ہے جس میں مختلف زبانیں موجود ہیں۔ اردو قومی زبان کے طور پر ملک میں مقبول ہے۔ اس کے علاوہ ہر صوبے اور قوم کی اپنی اپنی مادری زبان ہے۔ اور ان صوبوں کے بیشتر عوام اسلام پر اعتقاد رکھتے ہیں، لیکن ہر علاقے میں اپنی اپنی ثقافت پائی جاتی ہے۔ چین پاک اقتصادی راہداری کے اہم منصوبے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں، جہاں اردو اور چینی زبان بولنے والے افراد کی کمی ہے، جو ایک کلیدی مسئلہ ہے۔ یہ افراد "بیلٹ اینڈ روڈ" بنانے کے لیے بطور مترجم اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ ایسے افراد کو نہ صرف اس ملک کی اہم زبان جاننا چاہیے، بلکہ علاقائی زبان، یہاں تک کہ قومی اور قبائلی زبان سے بھی روشناس ہونا چاہیے۔[۲] موجودہ شعبۂ اردو کے کورس میں ایسی تجاویز پیش کی جائیں کہ طالب علم اردو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہندی بھی پڑھ سکیں۔ یہاں انتظامیہ کی جانب سے ایسی تجاویز پیش کرنا چاہیے کہ اردو اور انگریزی پڑھانے کے ساتھ ساتھ ہر یونیورسٹی میں اپنے پاکستانی ماہر اساتذہ سے فائدہ اٹھا کر ہندی کے علاوہ ایک اور پاکستانی علاقائی زبان پڑھائی جاسکے تاکہ طالب علم اس زبان سے متعلق علاقائی ثقافت، تاریخ اور رسم ورواج بھی سمجھ سکیں۔ اس طرح نہ صرف اقتصادی پروگرام کی تعمیر کرنے کے دوران زبانی کی تعلیم کے مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے، بلکہ چینی اور علاقائی عوام کے درمیان گفتگو کرنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں مزید مدد ملے گی۔

حالیہ سال زیادہ یونیورسٹیوں میں اردو چینی زبان کی تعلیم کے لیے ایسا نظام قائم کرنے کی جستجو کی جا رہی ہے جس کے نصاب میں "غیر معمولی زبان + عوامی زبان" یا "غیر معمولی زبان + دوسرے غیر زبان کے مضامین" شامل ہے۔ شعبہ اردو کے لیے بہتر یہ ہے کہ پاکستان کی بنیادی صورت حال اور زبان کے تعلیمی ماحول کی بنا پر یہ نظام قائم ہو۔ مثال کے طور پر پاکستان کی سرکاری زبانیں انگریزی اور اردو ہیں۔ اسی وجہ سے "اردو + انگریزی" کی جامع تعلیم و تربیت دی جائے تاکہ طالب علموں کی زبان بولنے اور سمجھنے کی مہارتیں اعلیٰ قابلیت کی حامل ہو سکیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ "غیر معمولی زبان + دوسرے غیر زبان کے مضامین" کے تحت میڈیا، بین الاقوامی تعلقات، تاریخ، کاروبار، معیشت جیسے مضامین کے کورس سکھائے جائیں۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ ملک کی ضرورت، طالب علموں کی اپنی ترقی، غیر ملکی زبان پڑھنے کا اصول ان تینوں کے آپس میں تعلقات کو مربوط کیا جائے۔[۳] ملکی اور سماجی سطح پر جن ملکوں نے چین سے سرکاری تعلقات رکھے ہیں، چین میں ان ملکوں کی سرکاری زبانیں جاننے والے افراد کا موجود ہونا ضروری ہے۔ طالب علموں کی اپنی ترقی کے لیے یہ بہتر ہے کہ اردو زبان کی غیر معمولی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بہتر مواقع اور مستحکم ترقیاتی منصوبے حاصل کر سکیں۔ اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اس زبان کے علاوہ بھی کوئی اور معلومات مزید پڑھ سکیں۔ غیر ملکی زبان پڑھنے کا ایک اصول یہ ہے کہ اگر کام کے دوران غیر ملکی زبان بولنے کے قابل ہونا ہے تو غیر ملکی زبان سیکھنے کے لیے دو ہزار سے زائد گھنٹے اس کی تعلیم حاصل کی جائے، جو لازمی "کریڈٹ آورز" ہیں۔[۴] کسی طریقے سے ان تینوں اصولوں یا تجاویز کو مربوط کیا جائے، جو کہ فی الحال منظم نہیں ہیں۔ اور یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ شعبہ اردو کی طرف سے یہ مسائل حل ہونے چاہئیں۔
اردو زبان کی تعلیم کے حوالے سے کچھ اصول حسبِ ذیل ہیں:

چین پاک اقتصادی راہداری کی تعمیر کے لیے نہ صرف اردو اشخاص ضروری ہیں، بلکہ پاکستان کی دوسری علاقائی زبان بولنے والے اور دیگر علاقائی معلومات رکھنے والے اشخاص بھی ضروری ہیں۔ طالب علم کے لیے کیونکہ اردو ایک غیر معمولی زبان ہے، لیکن روزمرہ کی بول چال کے لیے اتنی وسیع زبان نہیں ہے، یعنی انگریزی، عربی، روسی وغیرہ سے زیادہ وسیع نہیں۔ خاص طور پر راہداری کے راستے میں کچھ علاقے ایسے آتے ہیں جو نسبتاً غریب اور وسائل سے محروم ہیں اور اسی طرح وہ اردو کے بجائے اپنی علاقائی زبان بولنے کو فوقیت دیتے ہیں۔ طالب علم ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ کام ڈھونڈنے میں زیادہ اور وسیع مواقع ملیں، اس طرح وہ زبان سیکھنے میں سنجیدگی اور محنت سے کام لیتے ہیں۔ اردو ایک غیر معمولی زبان ہونے کی وجہ سے، اس کا لکھنا، قواعد، تلفظ وغیرہ چینی، انگریزی سے بہت مختلف اور مشکل ہے۔ لمبے عرصے کی ترتیب و تعلیم سے ہی اچھی طرح سیکھا جا سکتا ہے۔ ان مذکورہ اصولوں کے لیے تین تجاویز پیش کی جا سکتی ہیں: سب سے پہلے، حکومت اور یونیورسٹی اپنے علاقے کی ضرورت اور اپنی یونیورسٹی کے معیار کے مطابق کورس / نصاب مرتب کرے۔ مثلاً گوانگ ڈونگ یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کاروبار اور معیشت پر زیادہ توجہ دے، اور اسی حساب سے کورس ترتیب دے۔ اور بیجنگ یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز سفارت اور سیاست پر زیادہ توجہ دے، اور اسی حساب سے کورس ترتیب دے۔ دوسرا یہ ہے کہ اردو اور پاکستان کی قومی زبانوں میں اتنا زیادہ فرق نہیں، یہ ممکن ہے کہ طالب علم گریجوایشن کے دوران دو مشابہ زبانیں پڑھ سکیں۔ اس لیے یونیورسٹی ایسا جامع نصاب ترتیب دے جس میں اردو اور پاکستان کی علاقائی زبانیں بھی شامل ہوں۔

تیسری تجویز یہ ہے کہ چین پاک اقتصادی راہداری کی تعمیر کے دوران زبان کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد بنیادی طور پر اردو زبان کی مہارتوں کی تعلیم کو دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: تحقیق پر مبنی اور عملی۔ زبان کی یہ تعلیمی

تقسیم عملی صلاحیتوں کو دو طرفہ تعاون کے مخصوص منصوبوں میں بروئے کار لانے کے لیے ناکافی ہے۔ چین میں زبان کی تعلیم کے ماہر ون قیو فانگ نے "بیلٹ اینڈ روڈ" کی تعمیراتی ضروریات کو مندرجہ ذیل چار زمروں میں تقسیم کیا ہے: ا- بین الحکومتی عوام اور ثقافت کے تبادلے؛ ۲- منصوبے کی فیصلہ سازی اور مذاکرات؛ ۳- پروجیکٹ بیرون ملک میں انجام دینا؛ ۴- پروجیکٹ اپنے ملک میں انجام دینا۔ اس سے چین پاک اقتصادی راہداری کی تعمیر کے لیے درکار صلاحیتوں کے لئے مندرجہ ذیل تربیتی راستے نکالے جاسکتے ہیں۔

تحقیق پر مبنی صلاحیتیں: بنیادی اردو انڈر گریجویٹ + مختلف شعبوں (انڈر گریجویٹ سطح پر اردو زبان پڑھنے کے ساتھ ساتھ، اردو زبان سیکھنے کی صلاحیتوں کے لیے پوسٹ گریجویٹ ٹریننگ کروائی جائے اور اس کے لیے پاکستان کی پشتو، بلوچی، پنجابی، سندھی اور دیگر مقامی زبانوں کے علاوہ ہندی، فارسی، عربی اور دیگر زبانوں کو نصاب کا حصہ بنایا جائے جو تحقیق کے لیے سازگار ثابت ہو)؛ غیر لسانی شعبہ + اردو (انڈر گریجویٹ سطح پر غیر زبان پیشہ ورافراد کے لیے اور پوسٹ گریجویٹ مطالعاتی مرحلے کے لیے اردو زبان کی مہارتیں سکھائی جائیں اور پھر ان کی عملی صورتوں کی ضمانت ہونی چاہیے)۔

عملی صلاحیتیں: ا- بیچلر + ماسٹرز کی ڈگری: اس قسم کی تعلیمی مہارت کا بنیادی مقصد اعلیٰ سطحی بین الحکومتی تبادلے، پروجیکٹ کی فیصلہ سازی اور مذاکرات کے دوران تبادلۂ خیال کے قابل ہونا ہے۔ اس میں دو حصے لازمی ہیں: زبان سیکھنے والے افراد پاکستان اور جنوبی ایشیا کی صورتِ حال سے روشناس ہوتے ہیں یا ایک خصوصی صنعتی صورتحال سے روشناس ہوتے ہیں۔ بہتر طالب علم اردو اور کئی متعلقہ شعبوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں مثلاً سماجیات، بین الاقوامی تعلقات وغیرہ۔ ۲- بیچلر کی ڈگری: اس میں بنیادی اردو کی تعلیم دی جائے جو کاروبار اور خبروں کی اشاعت کے لیے، اقتصادی اور جرنلزم کے شعبے کے لیے یہ تعلیمی مہارت مددگار ثابت ہو۔

ان یونیورسٹیوں میں، تھنک ٹینک ریسرچ، بین الحکومتی عوام اور ثقافت کے تبادلے، پروجیکٹ کے لیے فیصلہ سازی اور مذاکرات، قومی بنیادی مفادات اور اہم فیصلوں پر مشتمل دیگر صلاحیتوں کی تربیت کی ضرورت ہے۔ پاکستانی معاشرے، تاریخ اور ثقافت میں مہارت پیدا کرنے کے لیے اردو، انگریزی کو سمجھنے اور پاکستان کی مقامی زبان کو نصاب کا حصہ بنانے کی شرائط رکھنے کی ضرورت ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ چین پاکستان اقتصادی راہداری اور "بیلٹ اینڈ روڈ" کی تعمیر کے دوران بھی غیر زبان افراد کو زبان سیکھانے کی ضرورت ہے۔ یہ افراد "اردو انڈر گریجویٹ میجر + مختلف شعبوں کا علم" (۵/۶ کورسز) یا" غیر زبان کی تعلیم انڈر گریجویٹ میجرز + اردو" (۱۰۰۰ گھنٹے کی گہری تربیت سے کم نہیں) ہوسکتی ہیں۔

چوتھی تجویز ہے کہ اردو کی غیر پیشہ ورانہ تعلیم کو بہتر بنانا: پیشہ ورانہ غیر ملکی زبان کی تعلیم ظاہر ہے کہ "بیلٹ اینڈ روڈ" کے لیے زبان کی تعلیم افراد کی تربیت کی بنیادی طاقت ہے، لیکن جب غیر معمولی زبانوں کے افراد کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہیں، تو "بہت محدود ہے، کام کا عرصہ طویل ہے، اور ایک یونٹ کے وقت میں کام کرنے والے افراد کی تعداد نسبتاً محدود ہے۔ مستقبل کی سماجی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، خاص طور پر مخصوص زبانوں کی تعلیم کی ضرورت کا مشکل سے اندازہ کیا جاسکتا ہے"۔ (۵) کچھ غیر ملکی کاروباری افراد کا متعلقہ اداروں سے فوری مطالبہ پیشہ ورانہ اردو صلاحیتوں کا نہیں ہے بلکہ روزمرہ زندگی میں کاروباری مذاکرات اور دیگر پہلوؤں کے لیے غیر ملکی زبان کی تربیت کا ہے جو متعلقہ کاروباری مہارت رکھتے ہیں یا متعلقہ کام کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لیے غیر پیشہ ورانہ اردو تعلیم کو بھی چین پاک اقتصادی راہداری کی تعمیر کے تحت زبان کی تعلیم کو افراد کی تربیت کا اہم حصہ بننا چاہیے۔ اس وقت اردو کی غیر پیشہ ورانہ تعلیم نسبتاً شروع نہیں ہوئی اور اردو میجرز (بنیادی اردو) پیش کرنے والے ادارے شاذ و نادر ہی زبان کی تعلیم و تربیت جیسے مختصر کورسز فراہم کرتے ہیں۔ زبان سیکھنے والے افراد دستیاب نصابی کتابوں کے ذریعے خود اردو سیکھنا چاہتے ہیں، ان کے لیے موجودہ نصابی کتابیں شاذ و نادر ہی آڈیو ڈسک سے لیس ہوتی ہیں اور اسباق کی مشق کے لیے جوابات فراہم بھی نہیں کرتی ہیں۔ خود سیکھنے والوں کے لیے موجودہ نصابی کتابوں کے ذریعے اردو تلفظ سیکھنا، اس میں مہارت حاصل کرنا اور زبان کا صحیح اظہار سیکھنا مشکل ہے۔ مستقبل میں غیر پیشہ ورانہ اردو تعلیم کی تعمیر میں کالج اور یونیورسٹیاں جدید ہائی ٹیک پلیٹ فارم کو استعمال کر کے مزید آن لائن کورسز تیار کریں تاکہ تعلیمی اور تدریسی وسائل کا اشتراک ممکن ہو سکے۔

اس ساری بحث کے اجمال میں یہ کہنا مناسب ہو گا کہ چین پاک اقتصادی راہداری کے تعمیراتی منصوبے کے ساتھ ساتھ اردو زبان نے ایک اہم تزویراتی زبان (Strategic Language) کے طور پر رفتہ رفتہ زندگی کے ہر شعبے کے وسیع پیمانے پر توجہ حاصل کی ہے اور کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اردو درس و تدریس میں بھی ترقی کے نئے مواقع پیدا کیے گئے ہیں۔ اگرچہ چین کی اردو ٹیلنٹ ٹریننگ کی ایک نسبتاً طویل تاریخی روایت ہے، لیکن "بیلٹ اینڈ روڈ" کے آغاز کے تناظر میں یہ کیسے یقینی بنایا جائے کہ اردو تعلیم کے روایتی فوائد کو عملی جامہ پہنایا جانے کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق بھی بنایا جائے تاکہ قومی زبان کی حکمت عملی کی ضروریات کو پورا کیا جائے اور اعلیٰ معیار کی اردو صلاحیتوں کو پروان چڑھایا جاسکے۔ معاشرے کے تمام شعبوں، یونیورسٹیوں کے متعلقہ محکموں اور اردو اساتذہ کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اردو زبان کے ٹیلنٹ ٹریننگ ماڈل کو مزید بہتر بنائیں، تعلیمی وسائل کو مربوط کریں، تاکہ چین میں غیر ملکی زبان کی تعلیم کو فروغ ملے اور ترقی کے میدان میں زیادہ سے زیادہ خدمات سرانجام دی جاسکیں۔

حوالہ جات

1. Li Yahui. Urdu Language Education in Xinjiang under the Background of CPEC Development. South Asian Studies Quarterly. 2016(03) Page:96-100+6.
2. ZHAO Shi-ju. Language needs for the construction of “The Belt and Road Initiative” and its services. Journal of Yunnan Normal University (Humanities and Social Sciences). 2015(04) Page:36-42.
3. Wen Qiufang. Producing Language-qualified Personnel for “the Belt and Road Initiatives”. Chinese Journal of Language Policy and Planning. 2016(02) Page:26-32.
4. Conway, John. Civilian language education in America: how the Air Force and academia can thrive together. AIR UNIV MAXWELL AFB AL AIR FORCE RESEARCH INST, 2010.
5. Li Jia. From the perspective of the language demand of the 'Belt and Road' to review the problems of non-professional foreign language education. Selected from “Language Service and One Belt and One Road”, edited by Zhao Shiju, Huang Nanjin. Social sciences academic press(CHINA), 2016.

References in Roman Script:

1. Li Yahui. Urdu Language Education in Xinjiang under the Background of CPEC Development. South Asian Studies Quarterly. 2016(03) Page:96-100+6.
2. ZHAO Shi-ju. Language needs for the construction of “The Belt and Road Initiative” and its services. Journal of Yunnan Normal University (Humanities and Social Sciences). 2015(04) Page:36-42.
3. Wen Qiufang. Producing Language-qualified Personnel for “the Belt and Road Initiatives”. Chinese Journal of Language Policy and Planning. 2016(02) Page:26-32.
4. Conway, John. Civilian language education in America: how the Air Force and academia can thrive together. AIR UNIV MAXWELL AFB AL AIR FORCE RESEARCH INST, 2010.
5. Li Jia. From the perspective of the language demand of the 'Belt and Road' to review the problems of non-professional foreign language education. Selected from “Language Service and One Belt and One Road”, edited by Zhao Shiju, Huang Nanjin. Social sciences academic press(CHINA), 2016.